



تاریخ وصال النبی ﷺ کی تحقیق

گلدستہ تحریر

مولانا محمد ناصر خان چشتی

پیشکش



www.deenemubeen.com

اللہ تعالیٰ نے انسانیت، دین اسلام، اپنی معرفت اور سلسلہ نبوت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے کی کیونکہ حضرت آدم ہی انسانِ اول اور سب سے پہلے نبی ہیں۔ اسی طرح اسلام کی تکمیل (بذریعہ وحی الہی) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت و رسالت اور سلسلہ وحی حضور اکرم ﷺ پر ختم کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ پر آخری وحی یعنی قرآن کی آیت مبارکہ حجۃ الوداع 10 ہجری کے موقع پر میدانِ عرفات میں نازل فرمائی جس میں فرمایا گیا کہ ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔“ (سورۃ المائدہ: 3) اس حجۃ الوداع (جسے حج اکبر بھی کہا جاتا ہے) کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کا یکم ربیع الاول 11 ہجری بروز پیر وصال مبارک ہو گیا۔

اکثر مورخین، محققین، محدثین کرام اور اربابِ سیر نے حضور نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت 12 ربیع الاول بروز پیر لکھی ہے۔ جبکہ محققین علماء کرام، محدثین، مؤرخین اور سیرت نگاروں نے حضور سید عالم ﷺ کے وصال مبارک کی تاریخ کے حوالے سے ”یکم ربیع الاول“ اور بعض نے ”دور ربیع الاول“ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کیونکہ کثیر روایات کے مطابق حجۃ الوداع (9 ذوالحجہ 10 ہجری بروز جمعۃ المبارک) کے بعد حضور نبی کریم ﷺ 19 صفر المظفر 11 ہجری کو بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کل تیرہ (13) دن بیمار رہے اور پھر ماہِ ربیع الاول میں پیر کے دن وصال فرما گئے، اگر وہ صفر کا مہینہ تیس دن کا تھا تو پھر یکم ربیع الاول کی روایت متحقق اور درست ہے اور اگر وہ مہینہ 29 دن کا تھا تو پھر آپ ﷺ کا وصال 2 ربیع الاول 11 ہجری کو ہوا ہے، کیونکہ پیر کا دن 12 ربیع الاول کو قطعاً نہیں پڑتا۔

تاریخ ولادت و وصال نبوی ﷺ میں اختلاف:

حضور سید عالم ﷺ کی ولادت باسعادت اور وصال مبارک کی تاریخ کے بارے میں محدثین، اربابِ سیر اور مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے، جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں اور بالخصوص عربوں میں لکھنے، پڑھنے کا رواج بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھا اور محققین کی تحقیق کے مطابق حضور نبی کریم کی بعثت سے قبل قریش میں صرف 17 (سترہ) افراد ایسے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے، اس لیے زمانہ قدیم کے لوگ تاریخی امور کو کاغذوں اور صحیفوں میں لکھ کر رکھنے کی بجائے زیادہ تر انہیں اپنے سینوں میں محفوظ اور زبانی یاد رکھنے کے عادی تھے۔

ماضی میں تاریخ ساز واقعات کی تواریخ کے تعین کی بنیاد:

چنانچہ جب حضور سید عالم ﷺ اس بزم عالم میں جلوہ گر ہوئے تو اس وقت بھی زمانہ قدیم کے لوگ اسی طریقے پر چل رہے تھے، پھر جب عرصہ دراز کے بعد مسلمانوں نے تدوین تاریخ کی بنیاد ڈالی تو چونکہ اس دور کے وہ لوگ اس جہاں سے کوچ کر چکے تھے، جن کے سامنے یہ واقعات وقوع پذیر ہوئے تھے۔ اس لئے ماضی کے ان تاریخ ساز واقعات کی تواریخ کے تعین کی بنیاد عموماً اندازے اور تخمینے پر رکھی گئی، جن میں اختلاف کا واقع ہو جانا ایک بدیہی و فطری نتیجہ تھا، کیونکہ ہر ایک اندازہ اور قیاس صحیح نہیں ہو سکتا۔ لہذا حضور اکرم ﷺ کی ولادت اور وفات کی تواریخ کے بارے میں بھی کتب سیر و تواریخ میں مختلف اقوال کے پائے جانے کی وجہ یہی امر ہے، جو کوئی تعجب اور اچھنبے کی بات نہیں ہے۔

تاریخ وصال النبی ﷺ کی روایات:

چنانچہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کی تاریخ کے بارے میں تین قسم کی روایات منقول ہیں، یعنی یکم ربیع الاول، دوم ربیع الاول اور بارہ ربیع الاول کی روایات ملتی ہیں۔ ان تینوں روایتوں میں باہم ترجیح دینے کیلئے ہم اصول روایت اور اصولِ درایت دونوں سے بحث کریں گے، تاکہ حق و صواب واضح ہو جائے۔

تاریخ وصال النبی ﷺ، یکم یا دوم ربیع الاول:

حضور اکرم ﷺ کے وصال کی تاریخ کے بارے میں اعلیٰ درجے کی تحقیق یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات یکم یا دوم ربیع الاول ہے، بارہ ربیع الاول قطعاً نہیں ہے، کیونکہ اس بات پر سب علماء کرام، محدثین، مؤرخین اور ارباب سیر حضرات کا اتفاق ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حج فرض ہونے کے بعد ایک ہی حج (10 ہجری میں) ادا فرمایا تھا اور آپ ﷺ کے اس حج کو ”حج اکبر“ اور ”حجۃ الوداع“ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس پر تمام علماء و محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ حج ”جمعۃ المبارک“ کے دن پڑھا گیا تھا۔ چونکہ حج 9 ذوالحجہ کو (یومِ عرفہ کے دن) پڑھا جاتا ہے، اس لئے اس صورت میں ذوالحجہ کی پہلی تاریخ ”جمعرات“ کے دن قرار پائی۔ نیز اس بات پر بھی تمام محدثین کرام اور مؤرخین کا اجماع ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا وصال مبارک اسی ماہ ذوالحجہ، محرم اور صفر کے بعد آنے والے ماہ ربیع الاول میں ”پیر“ کے دن ہوا ہے۔

❖ 12/ربیع الاول، یوم وصال النبی ﷺ نہیں ہے:

پس یکم ذوالحجہ کو جمعرات کا دن قرار دے کر حساب کیا جائے، خواہ تینوں مہینوں (یعنی ذوالحجہ، محرم الحرام اور صفر المظفر) کو تیس (30) دن کا مانا جائے یا سب مہینوں کو 29 دن کا قرار دیا جائے یا ان میں سے بعض کو 30 اور بعض کو 29 دن کا فرض کیا جائے تو کسی بھی صورت میں بارہ (12) ربیع الاول پیر کا دن نہیں بنتا، جو اس امر کی ناقابل تردید اور واضح ترین دلیل ہے کہ 12 ربیع الاول کو حضور نبی کریم ﷺ کا وصال مبارک نہیں ہوا۔

امام عبدالرحمن السہیلی کی نکتہ آفرینی:

اس نکتہ کو سب سے پہلے امام ابو القاسم عبدالرحمن سہیلی (متوفی 581ھ) نے دریافت کیا اور اس کو یوں واضح اور اجاگر کیا، وہ لکھتے ہیں:

”حضور نبی کریم ﷺ کی وفات ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن ہوئی اور 12/ربیع الاول 11 ہجری پیر کے دن کسی بھی طرح متصور نہیں ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے 9 ذوالحجہ 10 ہجری کو جمعہ کے دن حج (حجۃ الوداع) ادا فرمایا۔ پس اس لحاظ سے ذوالحجہ کی پہلی تاریخ ”جمعرات“ کو واقع ہوئی۔ اور اسی تقدیر پر محرم الحرام کی پہلی تاریخ جمعہ کو ہوئی یا ہفتہ کو ہوئی۔ اگر جمعہ کو ہوئی تو صفر المظفر کی یکم تاریخ ہفتہ کو ہوئی یا اتوار کو ہوئی، اگر ہفتہ کو ہوئی تو ربیع الاول کی یکم تاریخ اتوار کو ہوئی یا پیر کو ہوئی، پس اس لحاظ سے پیر کے دن 12 ربیع الاول کسی صورت میں بھی ممکن نہیں ہے اور آگے جا کر لکھتے ہیں کہ یکم ربیع الاول روایت زیادہ صحیح اور قیاس کے بھی زیادہ قریب ہے۔“

(الروض الالف: 4/440، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

اولاً آپ وہ احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں کہ جن کو ہم نے بنیاد و مرجع بنا کر یہ سطور رقم کی ہیں اور حضور اکرم ﷺ کے وصال کی تاریخ کا نقشہ و کیلنڈر تیار کیا ہے اور روزِ روشن کی طرح ثابت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات 12 ربیع الاول قطعاً نہیں بلکہ یکم یا دور ربیع الاول ہے۔

﴿۱﴾ آیتِ عید اور یومِ عرفہ:

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک یہودی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ایک ایسی آیت کی تلاوت کرتے ہیں اگر ایسی کوئی آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کون سی آیت ہے تو اس نے کہا، وہ آیت یہ ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔

(سورۃ المائدہ: آیت 3)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت مبارک کس مقام پر اور کس دن نازل ہوئی۔ یہ آیت (دورانِ حج 9 ذوالحجہ کو) مقامِ عرفات میں جمعۃ المبارک کے دن نازل ہوئی ہے۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

﴿۲﴾ روزِ دوشنبہ، یوم وصال النبی ﷺ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے مرض وصال کے دوران نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ پیر کا دن آگیا لوگ صفوں میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی اثناء میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا، اس وقت آپ کا چہرہ انور قرآن کا ورق معلوم ہوتا تھا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ بہت پیار سے مسکرائے، پس ہم لوگوں نے خوشی اور انتہائے محبت کی وجہ سے دورانِ نماز چاہا کہ ہم حضور اکرم ﷺ کو ہی دیکھتے رہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ ﷺ نماز کے لیے آئیں گے، مصلیٰ امامت سے الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگے تاکہ آپ خود صف میں شامل ہو جائیں اور حضور نبی کریم ﷺ مصلیٰ امامت پر آکر جماعت کروائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی نماز مکمل کرو اور پھر آپ ﷺ نے دوبارہ پردہ لٹکا دیا اور اسی پیر کے دن آپ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی)

○ امام محمد بن سعد (متوفی 230ھ) اپنی مشہور کتاب ”الطبقات الکبریٰ“ میں محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدھ کے دن 19/ صفر 11 ہجری کو بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کل تیرہ (13) دن بیمار رہے اور آپ ﷺ پیر کے دن 2/ ربیع الاول 11 ہجری کو فوت ہوئے، جبکہ امام ابن سعد ایک روایت 12/ ربیع الاول کی بھی ذکر کرتے ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ: جلد 2 صفحہ 208، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

○ امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی (متوفی 548ھ) محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدھ کے دن بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کل تیرہ دن بیمار رہے اور آپ کا وصال پیر کے دن 2/ ربیع الاول 11 ہجری کو ہوا۔ جبکہ امام بیہقی ایک روایت یکم ربیع الاول اور ایک روایت بارہ ربیع الاول کی بھی ذکر کرتے ہیں۔

(دلائل النبوة: جلد 7 صفحہ 234، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

○ امام محمد ابن منظور (متوفی 711ھ) محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو ربیع الاول 11 ہجری کو فوت ہوئے اور لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یکم ربیع الاول کو فوت ہوئے۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: جلد 2 صفحہ 387، مطبوعہ دارالفکر دمشق)

✽ تاریخ وفات النبی ﷺ کا نقشہ و کیلنڈر:

ذیل کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں اور چاہیں تو اس سے تفصیلی کیلنڈر بھی بنالیں تو معلوم ہو گا کہ 9 ذوالحجہ 10 ہجری کو جمعہ ہو تو اوائل ربیع الاول میں اس حساب سے پیر کا دن کس کس تاریخ کو واقع ہوتا ہے۔ اس نقشہ میں 12/ ربیع الاول پیر کے کسی دن بھی واقع نہیں ہوتا، جبکہ روایتوں اور نقشہ دونوں کے مطابق یکم اور دو ربیع الاول پیر کے دن واقع ہوتے ہیں جو اس امر کی واضح ترین دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا وصال مبارک 12 ربیع الاول کو نہیں بلکہ یکم یا دو ربیع الاول کو ہوا ہے۔

نقشہ ملاحظہ فرمائیں!

نمبر	حجۃ الوداع کے بعد آخری تین مہینوں کی صورت	پیر	پیر	پیر	پیر
1	ذی الحجہ، محرم اور صفر سب 29 دن کے ہوں	2	9	16	23
2	ذی الحجہ، محرم اور صفر سب 30 دن کے ہوں	6	13	20	27
3	ذی الحجہ 29، محرم 29 اور صفر 30 دن کا ہو	1	8	15	22
4	ذی الحجہ 30، محرم 29 اور صفر 29 دن کا ہو	1	8	15	22
5	ذی الحجہ 29، محرم 30 اور صفر 29 دن کا ہو	1	8	15	22
6	ذی الحجہ 30، محرم 30 اور صفر 29 دن کا ہو	7	14	21	28
7	ذی الحجہ 29، محرم 30 اور صفر 30 دن کا ہو	7	14	21	28
8	ذی الحجہ 30، محرم 29 اور صفر 30 دن کا ہو	7	14	21	28

آخری چار مہینوں کا ایک تفصیلی کیلنڈر:

حضور سید عالم ﷺ کے حجۃ الوداع (9 ذوالحجہ 10 ہجری، بروز جمعہ) کے بعد آخری چار مہینوں کا تفصیلی کیلنڈر (نقشہ) ملاحظہ فرمائیں، جس میں ذوالحجہ 29 دن، محرم الحرام 29 دن اور صفر المظفر 30 دن کا ہے، کیونکہ اکثر روایات کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ 19 صفر 11 ہجری بدھ کے دن بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کل تیرہ (13) دن بیمار رہے اور پھر یکم ربیع الاول کو پیر کے دن وصال فرما گئے۔

ذوالحجہ 10 ہجری

جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	•	•	•	•	•	•

محرم الحرام 11 ہجری

جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ
•	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	•	•	•	•	•

صفر المظفر 11 ہجری

جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ
•	•	1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30	•	•	•

ربیع الاول 11 ہجری

جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ
•	•	•	•	1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	•

✽ تاریخ وفات النبی ﷺ کی بابت شیخ شبلی نعمانی کی تحقیق:

شیخ شبلی نعمانی نے اپنی مشہور و معروف تصنیف ”سیرت النبی ﷺ“ میں تاریخ وفات النبی ﷺ کے بارے میں طویل بحث و تحقیق کی ہے اور یکم ربیع الاول کی روایت کو مستند و معتبر اور رائج ترین قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”تاریخ وفات کی تعیین کے بارے میں راویوں کا اختلاف ہے۔ کتب احادیث کا تمام تردد فتر چھان ڈالنے کے بعد بھی تاریخ وفات کی مجھ کو کوئی روایت احادیث میں نہیں مل سکی۔ ارباب سیر کے ہاں تین روایتیں ہیں، یکم ربیع الاول، دوم ربیع الاول اور 12 ربیع الاول! ان تینوں روایتوں میں باہم ترجیح دینے کے لئے اصول روایت و درایت دونوں سے کام لینا ہے اور دوم ربیع الاول کی روایت ہشام بن محمد بن سائب کلبی اور ابو مخنف کے واسطے سے مروی ہے (طبری: ص 15-18) اس روایت کو گو اکثر قدیم مؤرخوں (مثلاً یعقوبی و مسعودی وغیرہ) نے قبول کیا ہے لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں دروغ گو اور غیر معتبر ہیں۔ یہ روایت واقدی سے بھی ابن سعد و طبری نے نقل کی ہے لیکن واقدی کی مشہور ترین روایت جس کو اس نے متعدد اشخاص سے نقل کیا ہے وہ 12 ربیع الاول کی ہے، البتہ بیہقی نے دلائل میں مسند صحیح سلیمان التیمی سے دوم ربیع الاول کی روایت نقل کی ہے لیکن یکم ربیع الاول کی روایت ثقہ ترین ارباب سیر موسیٰ بن عقبہ سے اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے، (فتح الباری) امام سیہلی نے ”روض الانف“ میں اسی روایت کو ”اقرب الی الحق“ لکھا ہے اور سب سے پہلے امام مذکور ہی نے درایۃ اس نکتہ کو دریافت کیا کہ 12 ربیع الاول کی روایت قطعاً ناقابل تسلیم ہے۔ (سیرت النبی: جلد 2 صفحہ 106، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

✽ شیخ شبلی نعمانی کے نزدیک یکم ربیع الاول تاریخ وصال النبی ﷺ:

علامہ شیخ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ ان مفروضہ تاریخوں میں سے ”۶، ۷، ۸، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۲۰، ۲۱“ خارج از بحث ہیں کہ علاوہ اور وجوہ کے ان کی تائید میں کوئی روایت نہیں۔ رہ گئیں یکم اور دو تاریخیں، دوم تاریخ صرف ایک صورت میں پڑ سکتی ہے جو خلاف اصول ہے، یکم تاریخ تین صورتوں میں واقع ہو سکتی ہے اور تینوں کثیر الوقوع ہیں اور روایات ثقات اُن کی تائید میں ہیں۔ اس لئے وفات نبوی ﷺ کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاول 11ھ ہے۔“

(سیرت النبی: جلد 2 صفحہ 107، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

✽ تاریخ وفات النبی ﷺ کی تاریخوں کا خلاصہ:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یکم ربیع الاول کی تاریخیں کثیر الوقوع ہے یعنی اگر ہم دو مہینوں کو 29 دن کا اور ایک مہینہ 30 دن کا قرار دیں تو پھر ”پیر“ کا دن 1، 8، 15 اور 22 ربیع الاول کو واقع ہوتا ہے اور اگر تینوں مہینوں کو 30 دن کا مانیں تو پھر پیر کا دن 6، 13، 20 اور 27 ربیع الاول کو واقع ہوتا ہے اور اگر 2 مہینے 30 دن کے اور ایک مہینہ 29 دن کا قرار دیں تو پھر پیر کا دن 7، 14، 21 اور 28 ربیع الاول کو واقع ہوتا ہے، لہذا نقشہ اور روایات کے مطابق پیر کے دن یکم ربیع الاول اور دور ربیع الاول واقع ہوتے ہیں۔۔۔ لہذا شبلی نعمانی صاحب کا یہ کہنا کہ ”دوم تاریخ صرف ایک صورت میں پڑ سکتی ہے جو خلاف اصول ہے“ درست نہیں ہے، کیونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق زیادہ سے زیادہ مسلسل چار قمری مہینے 30 دن کے ہو سکتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ تین قمری مہینے 29 دن کے بھی ہو سکتے ہیں۔

(تفہیم المسائل بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ج 10 صفحہ 428-430)

✽ تاریخ وفات النبی ﷺ کی بابت امام ابن حجر عسقلانی کی تحقیق:

امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (متوفی 852ھ) نے ”فتح الباری شرح صحیح بخاری“ میں تاریخ وفات نبوی ﷺ کے بارے میں ایک طویل بحث کی ہے اور کئی روایتیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ امام سلیمان التیمی نے اس قول پر جزم و یقین کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض کی ابتداء 22 صفر کو ہفتہ کے دن ہوئی اور آپ ﷺ نے دور ربیع الاول کو وصال فرمایا۔۔۔ پس اس لحاظ سے صفر کا مہینہ ناقص (یعنی 29 دن کا تھا) اور صفر کی یکم تاریخ ہفتہ کو ممکن نہیں، مگر اس صورت میں کہ ذوالحجہ اور محرم بھی دونوں ناقص ہوں تو یہ تینوں مہینے مسلسل ناقص (29 دن کے) ہوں گے اور رہا یکم ربیع الاول کا قول تو پس دو مہینے ناقص اور ایک مہینہ کامل (30 دن کا) ہو گا اور اسی صورت کو امام سہیلی نے (الروض الانف میں) ترجیح دی ہے۔“

(فتح الباری: 8/130، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور)

✽ شیخ اشرف علی تھانوی کے نزدیک یکم ربیع الاول:

شیخ اشرف علی تھانوی (متوفی 1362ھ) نے ”نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب“ میں لکھا ہے: ”اور وفات آپ ﷺ کی شروع ربیع الاول سنہ دس ہجرت۔۔۔ (البتہ یہ درست نہیں کیونکہ صحیح سنہ وفات 11 ہجری ہے)۔۔۔ روز دوشنبہ کو قبل زوال آفتاب یا بعد زوال آفتاب ہوئی۔“ نیز اسی عبارت کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ: ”اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے، وہ حساب درست نہیں ہوتا، کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ (12) ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔“

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب: صفحہ 203، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

مفتی محمد شفیع دیوبندی کے نزدیک دور ربیع الاول:

مفتی محمد شفیع دیوبندی (متوفی 1369ھ) نے بھی ”سیرت خاتم الانبیاء“ میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی تاریخ کے بارے میں بارہ ربیع الاول کے قول کو خلاف تحقیق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ تاریخ آپ ﷺ کا یوم وصال قطعاً نہیں ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے: ”تاریخ وفات میں مشہور ہے کہ 12 ربیع الاول کو واقع ہوئی اور یہی جمہور مؤرخین لکھتے چلے آ رہے ہیں، لیکن حساب سے کسی طرح بھی یہ تاریخ وفات نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ (پیر) کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ ﷺ کا حج 9 ذی الحجہ روز جمعہ کو ہوا، ان دونوں باتوں کے ملانے سے 12 ربیع الاول روز دوشنبہ نہیں پڑتی۔ اس لئے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے۔ کتابت کی غلطی سے (۱۲ کا ۲) اور عربی عبارت میں ”ثانی شہر ربیع الاول“ کا ”ثانی عشر ربیع الاول“ بن گیا، حافظ مغلطائی نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔“

(سیرت خاتم الانبیاء: صفحہ 144، مطبوعہ دارالاشاعت، کراچی)

علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ کے نزدیک دور ربیع الاول:

پروفیسر علامہ نور بخش توکلی اپنی مشہور کتاب ”سیرت رسول عربی“ میں تاریخ وفات نبوی ﷺ کی بابت تحقیق کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ”ماہ صفر 11ھ کے اخیر عشرہ میں آنحضرت ﷺ بیمار ہو گئے اور ماہ ربیع الاول میں وصال

فرما گئے۔ وصال شریف کی تاریخ میں اختلاف ہے، اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وفات شریف ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن ہوئی۔ جمہور کے نزدیک ربیع الاول کی بارہویں تاریخ تھی۔ ماہ صفر کی ایک یا دو راتیں باقی تھیں کہ مرض کا آغاز ہوا، بعضے تاریخ وصال یکم ربیع الاول بتاتے ہیں، بناء بر قول حضرت سلیمان تیمی ابتدائے مرض یوم شنبہ 22 صفر کو ہوئی اور وفات شریف یوم دوشنبہ 2 ربیع الاول کو ہوئی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابو مخنف کا قول ہی معتد ہے کہ وفات شریف 2 ربیع الاول کو ہوئی ہے۔

(سیرت رسول عربی: صفحہ 173، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

یکم ربیع الاول کے مؤیدین:

- (۱) امام ابو القاسم عبدالرحمن السہلی (۲) علامہ شبلی نعمانی (۳) مولوی اشرف علی تھانوی
(۴) موسیٰ بن عقبہ (۵) مشہور محدث امام لیث مصری

دور ربیع الاول کے مؤیدین:

- (۱) مفتی محمد شفیع دیوبندی (۲) علامہ نور بخش توکلی (۳) علامہ ابن حجر عسقلانی
(۴) حافظ مغلطائی (۵) امام سلیمان التیمی

تاریخ وصال النبی ﷺ کی تحقیق اور بحث کا خلاصہ کلام:

خلاصہ الکلام یہ ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے وصال مبارک کی تاریخ کے بارے میں تین قسم کی روایتیں یعنی یکم ربیع الاول، دوم ربیع الاول اور بارہ ربیع الاول کی روایات وارد ہیں، لیکن محققین علماء کرام، محدثین، مؤرخین اور ارباب سیر نے ”یکم ربیع الاول“ اور بعض نے ”دور ربیع الاول“ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کیونکہ کثیر روایات کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ 19 صفر المظفر 11 ہجری کو بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کل تیرہ (13) دن بیمار رہے اور پھر ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن وصال فرما گئے، اگر وہ صفر کا مہینہ تیس دن کا تھا تو پھر یکم ربیع الاول کی روایت متحقق ہے اور اگر وہ مہینہ 29 دن کا تھا تو پھر آپ ﷺ کا وصال 2 ربیع الاول 11 ہجری کو ہوا ہے۔

الحمد للہ ان دلائل وبراہین اور مستند حوالہ جات کی روشنی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح بہ خوبی ثابت اور واضح ہو گئی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی وفات بارہ ربیع الاول کو قطعاً نہیں ہوئی بلکہ آپ ﷺ کا وصال مبارک یکم ربیع الاول یادِ ربیع الاول کو ہوا ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

